قدرتی سانحات کے تناظر میں خانہ کعبہ کا تاریخی مطالعہ

Historical study of Baitullah in context of natural disasters

Muhammad Amjad
Lecturer Islamic Studies
Lasbela University of Agriculture, Water and Marine Sciences
Email: qamjad137@gmail.com
Dr. Hafiz Salah ud Din
Assistant professor and Chairman, Department of Humanities
Lasbela University of Agriculture, Water and Marine Sciences
Email: salahuddin@luawms.edu.pk
Faisal
Deputy registrar
Lasbela University of Agriculture, Water and Marine Sciences
Email: Faisalaleemi81@gmail.com

Abstract

The Kabah is the fountainhead of the radiance, revelations, bounties and favours of Allah Almighty and the cause and reference point for the spiritual and religious successfulness, and directive of all humanity on earth, which establishes the relationship between the Lord and His servants on a vigorous foundation. The centrality of the Kabah has always been prominent in the teachings, values and symbols of Muslims. In view of this significance, Allah Almighty has highlighted some historical characteristics of this consecrated place in the Holy Qur'an. In the research under discussion, an evolutionary appraisal of fifty-three such tragedies, that came about in Baitullah Sharif and its surrounding sacred places owing to natural disasters (floods and typhoons) after the Prophethood of Hazrat Muhammad (peace be upon him), has been presented from the year of Hijri. In all these situations, through the perspective of deep study of Khana Kabah's ups and downs and findings of those adversities, it revealed that Muslims not only continued to uphold their extraordinary feelings and allegiance to the House of Allah throughout that toughest periods, but these events and calamities further strengthened the faith bond of the devoted People of Islam with the House of Kabah.

سرزمین کعبہ یا مکہ مکرمہ قدرتی آفات زلزلہ، قحط سالی اور مہلک امراض جیسے مسائل کا شکار بہت کم ہوا ہے لیکن یہ مقام اگر سب سے زیادہ قدرتی آفت سے خراب ہوا ہے تو وہ صرف سیلاب ہی سے ہوا ہے جس نے کعبۃ اللہ کو کافی حد تک نقصان پہنچایا ہے جس کی مندرجہ ذیل تفصیل بیان کریں گے۔ اس سے پہلے سانحات اور سیلاب کا معنیٰ و مفہوم بیان کرتے ہیں۔

سانحہ کا معنیٰ و مفہوم

سانحہ "سنح" سے ماخوذ ہے جو کہ عربی زبان کا لفظ جس کے معنیٰ "پیش ہونا، ظاہر ہونا اور بائیں جانب سے آنے والے کے ہیں" جبکہ اردو زبان میں اس کے معنیٰ "صدمہ پہنچانے والا واقعہ" اور اس مترادف الفاظ "حادثہ" ماجرا اور "وقوعہ" ہیں۔ سانحہ کی جمع سانحات اور سوانح آتی ہے کیوں کہ اس میں بھی گزری ہوئی شخصیت کے واقعات ہوتے ہیں اس لئے اس کا "سوانح" کہا جاتا ہے۔[1]

اب چونکہ الفاظ کے معنیٰ سے مفہوم اخذ کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے یعنی جن امور پر انسان کسی بھی انداز میں افسردگی کا شکار ہو جائے یا پھر غم و افسوس کی سی کیفیت میں مبتلا ہو جائے تو یہ سب سانحات، حادثات میں شامل ہوں گے۔

سیلاب کا مفہوم

سیلاب کسی بھی مقام پر اضافی پانی کا بہاؤ کہلاتا ہے، جس کی وجہ سے زمین زیر آب آ جائے۔ یورپی یونین سیلاب سے متعلق تحقیقی ادارے کے مطابق سیلاب کسی بھی علاقے کا محدود وقت تک زیر آب آ جانا ہے، ایسا علاقہ جو عام طور پر خشک رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سیلاب کی تعریف پانی کے بہاؤ کے لحاظ سے بھی کی جاتی ہے، جس کے مطابق، سیلاب کسی مدوجذر کے نتیجے میں پانی کے خشک علاقوں کی طرف بہاؤ کا نام ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب پانی کا بہاؤ دریا کی قدرتی گنجائش سے بڑھ جائے اور خاص طور پر دریا کے موڑ یا نشیبی علاقوں میں اس کا پانی کناروں سے بہہ کر نکلے تو ایسی صورت کو تکنیکی لحاظ سے سیلاب کہا جاتا ہے۔

سیلاب کی اصطلاح سے مراد مستقل بارش اور بڑی مقدار میں پانی بھی ہوتا ہے، جو بڑے پانی کی سیلاب صورت میں نکلتا ہے اور اس کے نتیجے میں ایک بہت ہی اہم معاشی نقصان ہوتا ہے، اس نوعیت کا موسمیاتی واقعہ کبھی کبھی اولے کی بارش کا بھی سبب بنتا ہے جس سے اس کے خطرے کو اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے باوجود، اگر سیلاب قلیل ہو تو نقصان میں کمی اور یہ خاص طور پر ان جگہوں پر جہاں خشک سالی عائد ہو رہی ہے اور زراعت کی ترقی کی اجازت نہیں دیتی ہے اس سے بہت مدد مل سکتی ہے۔[2]

سیلاب کی عمومی وجوہ اور نقصانات

سیلاب کسی بھی دریا یا جھیل میں موجود پانی کی وجہ سے تب پیش آتا ہے، جب کہ اس میں گنجائش سے زیادہ پانی بھر جائے اور اضافی پانی کناروں سے باہر بہہ نکلے۔ چونکہ جھیلوں اور تالابوں میں پانی کی مقدار موسم اور برف کے پگھلاؤ سے مشروط ہوتی ہے اور ان قدرتی وسائل میں پانی کی سطح بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے، تو سیلاب عام طور پر اسی وقت اہمیت اختیار کرتا ہے جب یہ زرعی زمینوں اور شہری یا دیہی آبادیوں کو نقصان پہنچائے۔

زمین پر پہلا سیلاب

زمین پر پہلا سیلاب آنے والا قوم نوح میں تھا جو کہ ایک آفاقی سیلاب کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ہزاروں سال قبل پیش آنے والا ایک بائبل کے مطابق ریکارڈ شدہ واقعہ، جہاں خدا نے انسان کو سیلاب کے ذریعہ دنیا کو سزا دینے کا فیصلہ کیا تھا، طوفانی اور نہ ختم ہونے والی بارشوں کا راستہ پیش کیا تھا کہ گزرنے کے ساتھ ہی جس دن پانی سیارے کے ایک بڑے حصے کو ڈھکنے میں آجاتا تھا۔ اس کہانی کے ماننے والوں کے مطابق، اس سزا کے ساتھ خدا کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ وہ اس میں بسنے والے تمام جانداروں کا خاتمہ کرے، البتہ خدا کی رحمت ایسی تھی کہ اس نے نوح کو، اس کے سب سے زیادہ وفادار پیروکاروں میں سے ایک کی تعمیر کی اجازت دی۔ کشتی، جہاں اسے اپنے کنبے کے ساتھ پناہ لینا پڑی اور اسے جانوروں کی ہر پر جاتی میں سے ایک جوڑے کو بھی پناہ دینا پڑی اور زمین کہا جاتا ہے کہ سیلاب 40 دن سے کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رہا، اس مقصد کو پورا کرتا ہے، جو کشتی کے باشندوں کے علاوہ زمین پر زندگی کا خاتمہ کرنا تھا۔ اس کے بعد خدا نے انسان سے معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا جہاں اس نے دوبارہ زمین کو سیلاب نہ کرنے کا وعدہ کیا، خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاہدے کی علامت اندردخش ہے۔[3]

خانہ کعبہ میں سیلابوں کا تفصیلی جائزہ

تاریخ اقوام عالم کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ خانہ کعبہ اور حرم شریف اس سے پہلے بھی سانحات سے متاثر ہوتا رہا ہے۔ طوفان نوح کی وجہ سے سیدنا آدم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بیت اللہ کی بنیادیں بھی غرق آب ہو گئیں۔ پانی کے ریلے نے خانہ کعبہ کی جگہ ریت اور مٹی اکٹھی کر دی۔ ریت اور مٹی کا یہی انبار بعد میں ایک ابھرے ہوئے سرخ ٹیلے کی شکل میں مرجع عوام بن گیا۔ مظلوم اور بیمار لوگ اس ٹیلے پر آکر دعا کرتے۔ حج کیلئے بھی لوگ اس ٹیلے پر آتے۔ یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ تک جاری رہا۔ طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ کئی دفعہ بارشوں کے پانی اور سیلابی ریلوں کی زد میں آیا یہاں تک بھی ہوا کہ کعبے کا چوتھا حصہ پانی میں ڈوب گیا بعض روایات میں آیا ہے کہ اس طوفان کے وقت خانہ کعبہ کی زمین واحد جگہ تھی جو اس طوفان سے محفوظ رہ گئی تھی، کہا جاتا ہے کہ کعبہ کو اس طوفان سے محفوظ رہنے کی وجہ سے بیت العتیق کا نام دیا گیا تھا۔[4]

بعض منابع میں یہ بھی آیا ہے کہ جبرئیل نے خدا کے حکم سے خانہ کعبہ کو اس طوفان سے محفوظ رکھنے کیلئے چوتھے آسمان پر لے گیا تھا۔[5]

نہ صرف شہر مقدس مکہ معظمہ کو بلکہ بیت اللہ شریف کو بھی متعدد بار سیلاب سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔زیر بحث تحقیق میں مکہ کے ارد گرد پہاڑوں پر بارشیں سیلاب کی شکل اختیار کر کے کہ مکہ مکرمہ میں تباہی کا باعث بن جاتی تھی، کا تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

1) زمانہ جاہلیت جرہم کے دور میں ایسا تباہ کن سیلاب آیا جس سے کعبہ شریف منہدم ہو گیا چنانچہ جرہم نے نئے سرے سے اس کی تعمیر کی۔[6]

2) ظہور اسلام کے بعد پہلا تباہ کن سیلاب کے ۱۷ھ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں آیا۔ ایک عورت ام نہشل بنت عبید بن سعید بن العاص بن امیہ کے ڈوبنے کی وجہ سے "ام نہشل" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس سیلاب میں مقام ابراہیم علیہ السلام بہہ گیا تھا جو بڑی کوشش کے بعد محلہ مسفلہ سے دستیاب ہوا۔[7]

3) خلیفہ عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں ۸۰ھ ذی الحجہ کی صبح کے وقت زبردست سیلاب آیا اور پانی حرم شریف میں داخل ہو گیا۔ اس سے زبردست نقصان پہنچا۔[8]

4) ۸۸ھ میں کافی مدت تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حطیم میں نماز استسقاء پڑھائی جس کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی اور زبردست سیلاب آیا۔ مزید تفصیل اس طرح ہے کہ اس سال ایسا قیامت خیز سیلاب آیا کہ شہر میں جس قدر حجاج اور مقامی آدمی تھے سب کو بہا کرلے گیا۔ اسی وجہ سے اس سال کا نام "عام الجحاف" مشہور ہو گیا۔ الجحاف کے معنی بہالے جانے کے ہیں۔ حرم میں حجر اسود تک پانی بلند ہو گیا تھا اور پورا حرم جھیل نما نظر آتا تھا۔ سیلاب کے بعد ایک مرض پھیلنے کی وجہ سے اس کا نام سیلاب "مخبل" مشہور ہوا۔[9]

5) ۲۰۸ھ یہ سیلاب مامون الرشید کے زمانہ میں آیا۔ یہ اس قدر اچانک آیا کہ لوگوں کو خبر تک نہ ہو سکی۔ حرم مٹی، کیچڑ اور پتھروں سے بھر گیا جسے شہر کے لوگوں حجاج اور عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔[10]

6) ۲۴۵ھ اس سال چاہ زم زم میں پانی اس قدر زیادہ ہو گیا کہ کنوئیں سے نکل کر حرم میں پھیل گیا اور سیلاب کی صورت اختیار کرلی۔[11]

7) ۲۵۳ھ اس سال سیلاب کا پانی حرم شریف میں داخل ہو کر حجر اسود کے قریب گیا حرم شریف مٹی اور کیچڑ سے بھر گیا۔[12]

8) ۲۶۲ھ اس سیلاب میں حرم شریف کی تمام کنگریاں پانی میں بہہ گئیں۔ اس کی بلندی حجر اسود کے قریب تک تھی اور تھوڑے فاصلے تک مقام ابراہیم کو بھی بہا کرلے گیا۔[13]

9) ۲۸۰ھ اس سیلاب میں سارا حرم شریف پانی سے بھر گیا جو کعبہ شریف کے دروازہ تک گیا اور پانی چاہ زمزم میں بھی بھر گیا تھا۔(14)

10) ۴۱۷ھ اس سیلاب سے حرم شریف کا کتب خانہ خراب ہوا اور بہت سی کتب تلف ہو گئیں۔(15)

11) ۵۶۹ھ شدید بارش کے باعث باب بنی شیبہ سے حرم شریف میں پانی داخل ہو گیا جو دار الامارات میں پہنچ گیا۔(16)

12) ۵۷۰ھ صفر پیر کے دن سخت طغیانی آگئی اور باب ابراہیم کے دروازے کا کچھ حصہ پانی کی نذر ہو گیا۔ منبر شریف اور کعبہ مشرفہ کی سیڑھی بھی پانی میں بہہ گئی۔(17)

13) ۶۲۰ھ سیلاب کا پانی کعبہ شریف میں داخل ہو گیا۔ جس کے باعث کعبہ شریف کے منہدم ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا مگر اللہ تعالی نے اسے محفوظ فرمایا لیا۔(18)

14) ۶۶۹ھ اس صدی کا شدید ترین سیلاب تھا جمعہ کے دن ۱۴ شعبان کو شروع ہوا۔ پانی حرم شریف میں داخل ہو گیا اور ۱۵ شعبان کی رات کو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ منبر شریف پانی پر تیر رہا تھا۔ غرقابی اور ہلاکت کے خوف سے لوگ حرم شریف میں نماز ادا نہ کر سکے۔ حرم شریف میں نہ اذان ہوئی اور نہ ہی طواف کی کسی کو ہمت ہوئی۔ اس قیامت خیز منظر میں بھی ایک اللہ کا نیک بندہ جان پر کھیل کر طواف میں مصروف رہا اور لوگ اس کی جرات شجاعت اور مردانگی پر داد شجاعت پیش کر رہے تھے۔(19)

15) ۷۳۰ھ مکہ المکرمہ میں بارش نہ ہونے کے باوجود ندی نالوں میں سیلاب آگیا اور دو دن تک حرم شریف میں پانی کھڑا رہا۔

16) ۷۳۸ھ ۱۰ جمادی الآخر بروز جمعرات زبردست سیلاب آیا اور پانی حرم شریف میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے اندر بھی ایک ایک بالشت تک چڑھ گیا۔ حرم میں بلند و بالا قندیلوں تک پہنچ گیا۔ منبر اور کعبہ شریف کی سیڑھی خس و خاشاک کی طرح پانی میں تیرنے لگی اور حرم شریف کا کتب خانہ متاثر ہوا۔ حرم شریف کیچڑ سے بھر گیا جسے لگاتار کئی دن تک نکالا جاتا رہا۔ سیلاب حرم کے تمام دروازوں سے داخل ہوا۔ اس کی شدت کے باعث باب بنی شیبہ اور باب ابراہیم کے علاوہ بہت سے ستونوں کے گرد تقریباً گیارہ فٹ گہرے گڑھے بن گئے تھے۔ اگر ان کی بنیادیں مضبوط اور بہت گہری نہ ہوتی تو یقیناً سیلاب انہیں بہا کر لے جاتا۔ حرم کے اکثر درواز گر گئے کعبہ شریف کے چاروں طرف چھ فٹ کے قریب پانی بلند تھا اور دہلیز کے اوپر سے پانی داخل ہوا اور تقریبا

ڈیڑھ فٹ پانی اندر جمع ہو گیا۔ مطاف میں بلند و بالا کھمبوں پر نصب قندیلوں کی چوٹیوں سے پانی ان میں بھر گیا۔[20]

17) ۷۵۰ھ میں سخت طوفان بادوباراں آیا، بجلیاں گریں اور مطاف میں قندیلوں کے تمام کھمبے زمین بوس ہو گئے۔

18) ۷۷۱ھ میں سخت بارش اور ژالہ باری کے باعث سیلاب آیا۔ اولے بہت بڑے بڑے تھے حرم شریف میں پانی داخل ہو کر کعبہ شریف کے تالے تک بن گیا۔

19) ۸ جمادی الاول ۸۰۲ھ میں سخت بارش ہوئی جو ۹ جمادی الاول کو اور بھی شدت اختیار کر گئی۔ پانی حرم شریف میں داخل ہو گیا۔ حرم جھیل کی طرح نظر آتا تھا۔ پانی سات فٹ سے بھی بلند تھا۔ کعبہ شریف کی دہلیز سے پانی ڈیڑھ فٹ اونچا ہو گیا جس کے سبب اندر بھی داخل ہو گیا۔ کعبہ شریف کی سیڑھی بہا کر باب ابراہیم کے قریب جا پھینکی، حرم شریف میں رکھے ہوئے قرآن مجید بھی سیلاب کی ستم ظریفی سے نہ بچ سکے۔ صبح کی اذان ہوئی لیکن ساتھ ہی اعلان ہوا کہ حرم شریف کیچڑ سے بھرا پڑا ہے راستے سخت خطرناک ہیں لہذا اپنے گھروں میں نماز ادا کی جائے۔ یہ کیفیت نماز جمعہ تک رہی۔ خطبہ جمعہ منبر کی بجائے مسجد کے شمالی جانب رکن یمانی کی سمت جہاں کچھ آدمی ۲ روز سے رکے ہوئے تھے۔ اسی جگہ خطبہ پڑھا گیا۔[21]

20) ۸۲۵ھ ذی الحجہ ہفتہ کے دن کی نماز کے بعد اچانک بارش شروع ہوئی اور سیلاب کا پانی حرم میں داخل ہو کر باب کعبہ کی دہلیز تک گیا۔

21) ۸۲۷ھ ۲ / جمادی الاول نماز عصر کے بعد اچانک بارش شروع ہوئی دوسرے دن مغرب کے بعد اور بھی شدت اختیار کر گئی۔ شمالی دروازوں سے پانی حرم میں داخل ہو کر حجر اسود تک پہنچ گیا۔ حرم شریف میں کثرت سے کوڑا جمع ہو گیا۔ پانی خشک ہونے کے بعد بڑی کوشش سے صاف کرنا پڑا۔[22]

22) ۸۳۷ھ کو حرم شریف میں پانی داخل ہو کر باب کعبہ کے قریب گیا۔

23) اسی سال دوبارہ وقت سیلاب آیا۔ جس نے حرم میں داخل ہو کر زم زم کے چبوترہ کا دروازہ گرا دیا۔

24) ۸۳۸ھ سیلاب حرم میں داخل ہو کر کعبہ شریف کی دہلیز تک پہنچ گیا۔

25) ۸۶۷ھ موسلا دھار بارش کے بعد شدید طغیانی آئی اور حرم شریف کے شمالی اور مشرقی سب دروازوں سے پانی اندر داخل ہو گیا۔ جس سے کعبہ شریف کا دروازہ دو فٹ تک ڈوب گیا۔

26) اس سال بھی سیلاب نے خوب تباہی مچائی۔ حرم شریف کعبہ شریف اور چاہ زم زم میں پانی بھر گیا۔

27) ۸۸۰ھ سیلاب کے بارے یہ کہا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام کی تاریخ میں سب سے بڑا سیلاب تھا۔ صرف حرم شریف کے اندر ۱۱۸۰فراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

28) ۸۹۵ھ سیلاب حرم میں داخل ہو گیا اور حجر اسود تک پانی بند ہو گیا، کئی مکانات تباہ ہو گئے۔

29) ۸۹۷ھ شدید بارش کے بعد سیلاب آیا جو زمزم میں بھی داخل ہو گیا۔

30) ۹۰۰ھ سیلاب اتنا شدید تھا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر حجر اسود تک بلند ہو گیا اور بہت سامالی نقصان ہوا۔

31) ۹۰۱ھ سخت بارش کے بعد شدید سیلاب آیا جو حرم شریف میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے نالے تک گیا۔ حرم شریف کی قندیلیں پانی میں ڈوب گئیں۔

32) ۹۲۰ھ سیلاب حرم شریف میں داخل ہو گیا جس سے مطاف کی قندیلیں ڈوب گئیں۔ چاہ زم زم بھر گیا اور پانی باب کعبہ تک پہنچ گیا۔

33) ۹۷۱ھ کا سیلاب اس قدر شدید تھا کہ پانی کعبہ شریف کے تالے تک پہنچ گیا اور ایک دن رات تک پانی مطاف میں کھڑا رہا۔

34) ۹۸۳ھ شدید سیلاب آنے سے پانی حرم شریف میں داخل ہو کہ کعبہ شریف کے تالے تک پہنچ گیا۔ پانی ایک دن رات تک مطاف میں کھڑا رہا جس سے سات نمازیں باجماعت ادا نہ ہو سکیں۔ امیر المعظم احمد بک نے خدام حرم اور دوسرے لوگوں کی مدد سے مسفلہ کی طرف سے راستہ بنا کر پانی نکالا۔ بعد ازاں حرم شریف کو صاف کر کے دھویا اور مشرفہ کے اندر سے غسل دیا گیا۔[23]

35) ۹۸۴ھ یہ سیلاب بھی باب کعبہ پہنچ گیا۔

36) ۱۰۱۹ھ شدید بارش سے سیلاب آیا اور حرم شریف میں داخل ہو گیا۔

37) ۱۰۳۳ھ جمادی الآخر کو بارش سے سخت سیلاب آیا اور پانی حجر اسود تک بلند ہو گیا۔

38) ۱۰۳۹ھ مکہ مکرمہ اور اس کے گردونواح میں شدید بارش ہوئی۔ اتنی کہ مدت دراز سے نہ ہوئی تھی۔ جس سے زبردست سیلاب آیا اور پانی حرم شریف میں داخل ہو گیا کعبہ شریف میں بھی پانی بھر گیا پانی کی سطح مطاف تک بلند تھی۔ اس سیلاب سے کعبہ شریف بھی منہدم ہوا۔ جس کی تعمیر سلطان مراد خان نے کرائی تھی۔

39) ۱۰۵۵ سیلاب کا پانی حرم شریف میں داخل ہو گیا اور باب کعبہ سے ڈیڑھ فٹ اونچا تھا اسی طرح چاہ زم زم کا چبوترہ تقریباً چھ فٹ پانی میں ڈوب گیا۔

40) ۱۰۷۳ھ اس سیلاب میں بھی پانی حرم شریف میں داخل ہو کر باب کعبہ کے نصف سے بھی زائد تک بلند ہو گیا۔

41) ۱۰۸۱ھ یہ سیلاب بھی حرم شریف میں داخل ہو کر باب کعبہ تک پہنچ گیا۔

42) ۱۰۹۱ھ سیلاب کا پانی حرم شریف میں داخل ہو گیا اور کعبہ شریف نصف تک پانی میں ڈوب گیا۔

43) ۱۱۰۸ھ شدید بارشوں کی وجہ سے سیلاب کا پانی باب کعبہ کے نزدیک پہنچ گیا۔

44) ۱۱۵۳ھ شدید سیلاب آیا اور باب کعبہ تک پہنچ گیا۔

45) ۱۲۰۸ھ شدید سیلاب آیا حرم شریف میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے تالے تک پہنچ گیا۔

46) ۱۲۰۸ھ شدید بارش کی وجہ سے نماز فجر کے وقت اچانک سیلاب آیا اور حرم شریف میں داخل ہو گیا۔ جس سے قندیلیں ڈوب گئیں۔ چاہ زم زم بھر گیا اور پانچ نمازیں حرم شریف میں جماعت سے ادا نہ ہو سکیں۔ حرم شریف کے اندر اور باہر بہت سے لوگ سیلاب میں جاں بحق ہو گئے۔

47) ۱۳۲۵ھ ۲۱ ذی الحجہ کو سخت بارش ہوئی جس سے مکہ شریف کے اطراف میں ندی نالے بہت زیادہ شدد اختیار کر گئے اور حرم شریف کے تمام دروازوں سے سیلاب کا پانی اندر داخل ہوا۔

48) ۱۳۲۷ھ مصری حاکم عباس حلمی پاشا خدیو کے نام سے اس سیلاب کا نام "خدیو" مشہور ہوا۔ چونکہ موصوف حج سے فارغ ہو کر اس سال یہاں جا چکا تھا کہ ۲۳ ذی الحجہ کو سیلاب آیا اور حرم شریف میں داخل ہو گیا۔ تقریبا گیارہ فٹ تک پانی جمع ہو گیا نیز معاف کیچڑ اور مٹی سے بھر گیا۔

49) ۱۳۲۸ھ یہ سیلاب وادی نعمان کی جانب سے تیزی کے ساتھ آ کر حرم شریف میں داخل ہو گیا۔

50) ۱۳۵۰ھ ساڑھے تین گھنٹے کی موسلا دھار بارش کے بعد وادی ابراہیم میں شدید سیلاب آیا جو مطاف میں تقریبا پانچ فٹ تک پہنچ گیا۔

51) ۱۳۶۰ھ ماہ ربیع الاول کے ایک دن صبح بارش شروع ہو کر سارا دن ہوتی رہی عصر کے بعد اور بھی شدت اختیار کر گئی جس سے سیلاب آ گیا۔ پانی حرم شریف میں داخل ہو کر کعبہ شریفہ کے دروازہ تک چڑھ گیا نماز اور طواف نہ ہو سکا۔ حرم شریف اور سڑکیں مٹی کیچڑ اور کوڑا کرکٹ سے بھری پڑی تھیں۔[24]

52) ۱۳۸۸ھ اس سال حج سے تقریبا ایک ہفتے بعد زبردست بارش ہوئی جو سیلاب کی شکل اختیار کر گئی۔ کاروں کے نکاسی والے نالے میں جا پھنسنے سے پانی رک کر حرم شریف میں داخل ہو گیا جس سے حرم جھیل کی مانند جل تھل نظر آتا تھا۔ مطاف میں پانی کی ۴ فٹ کے قریب بلندی اور زم زم کا کنواں پانی سے لبریز ہو گیا جو لوگ حرم

شریف میں تھے ان کا باہر نکلنا ناممکن ہو گیا۔ طواف کرنے والے ایمانی جرأت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ وہ اس خوفناک سیلاب میں بھی تیر کر طواف کعبہ کر رہے تھے۔ جب بارش رکنے کے بعد سیلاب کا زور ٹوٹا تو لوگوں نے مطاف اور حرم شریف کو صاف کیا۔ حج کے فورا بعد سیلاب آنے کی وجہ سے زم زم کا کنواں بھی متاثر ہوا تھا۔ اسی لئے حجاج زم زم کا تحفہ ساتھ لانے سے محروم رہے۔

53) ۱۳۸۹ھ اسی طرح ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ یعنی ۱۳۸۹ھ بدھ کے دن صبح کے وقت پون گھنٹے کے قریب موسلا دھار بارش ہوئی اور حرم شریف جل تھل ہو گیا۔ مطاف میں قرآن مجید کی الماریاں کشتی طرح پانی پر تیرتی نظر آ رہی تھیں۔ (25)

مذکورہ بحث سے واضح ہوتا ہے قدرتی سانحات میں سے سیلاب کی صورت میں کئی مرتبہ بیت اللہ شریف متاثر ہوا، بعض اوقات سیلاب کی وجہ سے خانہ کعبہ کی عمارت بھی منہدم ہو گئی جسے بعد میں تعمیر کیا گیا، بعض دفعہ سیلاب کی وجہ سے حرم شریف میں کافی نقصان ہوا یہاں تک کے کئی لوگ شہید بھی ہوئے بعض سیلاب بالکل معمولی نوعیت کے تھے البتہ مختلف اوقات واز منہ میں بیت اللہ شریف سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوا لیکن یہ صرف وقتی نقصان تھا جسے بعد میں پورا کر دیا گیا۔ خانہ کعبہ اللہ کریم کی حفاظت میں ہے اور یہ تا قیامت اسی طرح شاد و آباد رہے گا۔

کعبۃ اللہ میں کرین حادثہ

وقت کی تبدیلی کے ساتھ اشیاء میں تبدیلی رونماء ہوتی رہتی ہیں اسی طرح جدید ٹیکنالوجیز کی دنیا میں حادثات میں معمولی اضافہ ہوا ہے اور اس کو قدرتی سانحات میں شمار کیا جا سکتا ہے جیسا کہ کعبۃ اللہ میں سخت آندھی اور بارش کی وجہ سے کرین کا حادثہ ہوا تھا۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام میں حرم مکہ کے توسیعی منصوبہ کے تحت جاری تعمیرات کے مقام پر ۱۱ ستمبر ۲۰۱۵ء کو جمعہ کی شام 5:10 پر طوفانی ہواؤں سے کرین چھت پھاڑ کر نیچے حجاج پر گری، سعودی شہری دفاع کے مطابق اس حادثہ میں ۱۰۷ حجاج جاں بحق اور ۲۳۸ زخمی ہوئے تھے۔ (26)

جائے حادثہ پر موجود ایک عینی شاہد کے مطابق: مقامی وقت 5:45 پر کرین صفا و مروہ کے اوپر مسجد حرام کی تیسرے منزل کی چھت کو پھاڑتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ مصدقہ مقامی خبروں کے مطابق: شہر مکہ میں شدید آندھی، طوفانی ہواؤں کے ساتھ زبردست بارش ہو رہی تھی، یہی طوفان اور خرابی موسم اس حادثہ کا سبب بنا۔ یہ افسوسناک حادثہ ایسے وقت میں پیش آیا جب کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے عازمین حج وہاں موجود تھے، نیز جمعہ کا دن ہونے کی وجہ سے عمرہ کرنے والوں کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ متعلقہ حکام نے حادثہ میں زخمی ہونے والوں کو ہسپتالوں میں منتقل کرنے کے لیے 39 ایمبولینس فوری طور پر مہیا کی اور تمام ہسپتالوں کو چوکس کر دیا گیا۔ (27)

خلاصہ بحث

مذکورہ بحث سے واضح ہوتا ہے کہ قدرتی سانحات میں سے سیلاب اور کرین حادثہ کی وجہ سے کعبہ شریف کو نقصان ہوا۔ سیلاب نے تو مختلف زمانوں میں بیت اللہ شریف کی عمارت کو نقصان پہنچایا یہاں تک کہ کئی مرتبہ سے از سر نو تعمیر کیا گیا اور کئی مرتبہ معمولی مرمت کی گئی، جبکہ کرین حادثہ جہاں حرم شریف کو کافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا وہیں حرم شریف میں موجود بہت سارے لوگ بھی اس حادثہ میں شہید ہوئے۔ الغرض قدرتی سانحات باری تعالیٰ کی طرف سے مخلوق پر ایک آزمائش ہوتی ہے جس سے کئی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں لیکن اس کا اجر وثواب مخلوق کو ضرور ملتا ہے یا قدرتی سانحات مخلوق کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے جسے دنیا میں ہی باری تعالیٰ انہیں دے دیتا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] ۔ بلیاوی، عبد الحفیظ، (1999ء) مصباح اللغۃ، لاہور، مکتبہ قدوسیہ، ص:383

[2] ۔ مولوی، فیروز الدین، (س۔ن) فیروز اللغات، لاہور، فیروز سنز، ص:829

[3] ۔ لوقا ۲۶:۳۶،۳۴

[4] ۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، (1988ء) البدایہ والنہایہ، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ج:1، ص:163

[5] ۔ الزحیلی، وہبۃ بن مصطفیٰ، (1422ھ) التفسیر الوسیط، بیروت، دار الفکر، بیروت، ج:3، ص:1277

[6] ۔ ارزقی، محمد بن عبد اللہ، (1389ھ) اخبار مکہ، بیروت، دار الاندلس، ج:2، ص:33

[7] ۔ عسقلانی، احمد بن علی، (1412ھ) الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، بیروت، مکتبہ دار الجیل، ج:7، ص:728

[8] ۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، (1988ء) البدایہ والنہایہ، ج:9، ص:39

[9] ۔ البلاذری، احمد بن یحیٰ، (1988ء) فتوح البلدان، بیروت، دار مکتبہ ہلال، ج:1، ص:61

[10] ۔ ارزقی، محمد بن عبد اللہ، (1389ھ) اخبار مکہ، ج:2، ص:161

[11] ۔ البلاذری، احمد بن یحیٰ، (1988ء) فتوح البلدان، بیروت، دار مکتبہ ہلال، ج:1، ص:62

[12] ۔ الفاسی، محمد بن احمد، (2000ء) شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ج:2، ص:230

[13] ۔ ایضاً، ج:2، ص:230

[14] ۔ ارزقی، محمد بن عبد اللہ، (1389ھ) اخبار مکہ، ج:2، ص:166

[15] ۔ الفاسی، محمد بن احمد، (2000ء) شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ج:2، ص:318

[16] ۔ ایضاً، ج:2، ص:320

[17]۔ ایضاً، ج:2، ص:320

[18]۔ ایضاً، ج:2، ص:321

[19]۔ ایضاً، ج:2، ص:321

[20]۔ ایضاً، ج:2، ص:321

[21]۔ ایضاً، ج:2، ص:322

[22]۔ ایضاً، ج:2، ص:322

[23]۔ کردی، محمد طاہر، (1385ھ) تاریخ القویم، مکہ، مکتبہ النہضیہ الحدیثہ، ج:2، ص:82

[24]۔ ایضاً، ج:2، ص:85

[25]۔ ایضاً، ج:2، ص:87

[26]۔ Batrawy، Aya (13 2015). "Pilgrims Traumatized, Asking How Mecca Crane Could Collapse". اے بی سی نیوز. Associated Press. 26 دسمبر 2018 میں اصل سے آرکائیو شدہ. اخذ شدہ بتاریخ 13 ستمبر 2015

[27]۔۔ "Scores killed after crane crashes in Mecca mosque". Al Jazeera. 11 September 2015. 26 دسمبر 2018 میں اصل سے آرکائیو شدہ. اخذ شدہ بتاریخ 11 ستمبر 2015